کیا ''مفتی'' اور کیا مفتی کا ''شعور''؟

فاروق الرحمٰن یزدانی جامعہ سلفیہ

اللہ تعالیٰ نے اہل حدیث کو یہ شرف بخشا ہے کہ ان کے حق میں امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بشارت دی کہ (ا) یہ ہمیشہ حق پر رہیں گے حتی کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ (۲) ان کے مخالفین ان کا کوئی نقصان نہیں کر سکیں گے۔ صادق المصدوق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئیاں ہر دور میں ہر طرح سچ ثابت ہوئیں کہ یہ زبان نبوت سے ادا ہوئی تھیں اور یہ وہ زبان مبارک ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے بات کرتے ہیں'' جہاں تک اہل حدیث کے حق پر ہونے کا تعلق ہے آپ انصاف سے دیکھیں تو اظہر من الشمس ہو جائے گا کہ عقیدے اور عمل کے اعتبار سے موقف وہی درست اور قرآن وحدیث کے مطابق ہے جو اہل حدیث نے اپنایا اور اختیار کیا۔

اور مخالفین کی مخالفت وعداوت کو دیکھیں تو ہر دور میں اہل حدیث کے دشمنوں نے سرکاری چھتری تلے اہل حدیث کے خلاف کئی ایک محاذ کھولے۔ ان کے خلاف فتوے جاری کئے گئے ان کو مساجد سے نکالنے کے لیے **انتظام المساجد باخراج اهل الفتن والمفاسد** اور **جامع الشواهد فی اخراج الوهابیین من المساجد** جیسی کتب تصنیف کی گئیں لوگوں کو ان سے متنفر کرنے کے لیے انہیں باغی' وہابی' نجدی وغیرہ ناموں سے پکارا گیا اور طرح طرح کی الزام تراشی کی گئی حتی کہ کچھ جوشیلے لوگ ہتھیار اٹھا کر ان سے دو بدو لڑنے کے لیے بھی نکلے یہ الگ بات ہے کہ ''شاملی'' کے ''باغ'' والے واقعہ کے بعد یہ ''بہادر'' چوکڑی بھرنا بھول گئے۔ مگر اب کوئی شہر' گاؤں' بستی اور ڈیرہ ایسا نہیں کہ جہاں اہل حدیث جماعت اور ان کی مسجد موجود نہ ہو۔ **فللہ الحمد**.

ابھی حال ہی میں رویئت ہلال کمیٹی کے چیئرمین مفتی منیب الرحمٰن نے روزنامہ ''دنیا'' میں ایک کالم بعنوان ''اہل السنۃ والجماعۃ'' کون؟ لکھا جس میں انہوں نے ایک دفعہ پھر اہل حدیث

کونشانے پر رکھ کر چاند ماری کی کوشش کی اور ایک خالص علمی اور عقیدے کے متعلق مسئلے کو اخباری کالم میں گھسیٹ کر اپنی فطرت کو آشکار کر دیا کہ **کل شئی یر جع الی اصله** ۔اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں جو صحیح اور حق موقف ہے اس کی تفصیل میں تو شیخ الحدیث مولانا محمد یحییٰ گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مضمون اسی شمارے میں قارئین کے زیر مطالعہ آیا ہے۔سیاسی اعتبار سے مفتی صاحب کے ان ''الم غلم'' کا جو مقصد ہے وہ محترم ابو بکر قدوسی حفظہ اللہ کے مضمون سے مترشح ہے میں تو ان سطور میں صرف مفتی صاحب کے الفاظ کا آئینہ ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ جو مفہوماً عرض ہے کہ ''اہل حدیث اعتقادی مسائل میں صفات الٰہی کے متعلق آیات متشابہات پر ایمان لاتے ہیں'' اور'' اہل السنۃ والجماعۃ (یعنی بریلوی وغیرہ) اعتقادی یعنی کلامی مسائل میں اشاعرہ (جو امام ابوالحسن الاشعری کی طرف منسوب ہیں) ماتریدیہ (جو امام ابو منصور ماتریدی کی طرف منسوب ہیں) قارئین۔مفتی صاحب کے ان الفاظ نے کس قدر واضح خط تنسیخ کھینچ دی کہ کہ اہل حدیث کا ایمان آیات متشابہات (یہ متشابہ تو مفتی صاحب کے موقف کے مطابق ہیں) پر ایمان لاتے ہیں جبکہ حنفی بریلوی وغیرہ اشعری اور ماتریدی ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا امام ابوالحسن اشعری متوفی 324ھ اور امام ابو منصور ماتریدی متوفی 333ھ پر محکم آیات نازل ہوتی تھیں کہ حضرت مفتی صاحب اور ان کے قبیلے نے قرآن مجید کی آیات پر ایمان لانے کی بجائے اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنا قابل فخر سمجھا ہے اور پھر کیا آپ کے ''امام اعظم'' کہ جن کی تقلید کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام کے مقابلے میں اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے ان امام صاحب کی تقلید آپ نے عقیدے میں کیوں نہیں کی یا آپ سمجھتے ہیں آپ کے امام اعظم کا عقیدہ درست نہیں تھا؟ کچھ تو ہے جس کی وجہ سے آپ نے اپنے امام کی عظمت کو ابوالحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی کے قدموں میں ڈھیر کر دیا۔ **ضیا للعجب** ۔اور پھر کیا مفتی صاحب یہ بتانا پسند کریں گے کہ (سوچنا تو انہوں نے ہے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق ہی تو فرمایا ہے **لهم قلوب لایفقهون بها ولهم اعین لا یبصرون بها ولهم اذان**

لا یسمعون بھا...... الایۃ۔

یعنی ان کے دل تو ہیں (جنہیں تقویت پہنچانے کے لیے حلوہ کا استعمال کرتے ہیں اگر چہ وہ حافظ حسین احمد کا ہی کیوں نہ ہو کہ جسے کھانے کے بعد ایمولینس کے ذریعے ہسپتال کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں) لیکن ان دلوں کے ساتھ غور وفکر نہیں کرتے (کہ ہمارا دعویٰ ہمارے عمل سے کس قدر مخالف ہے)۔ان کی آنکھیں تو ہیں کہ جن کے ساتھ بادلوں میں چھپے ہوئے چاند کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ اگر چہ توپ نما دور بین کے ساتھ اور ان کی کمیٹی میں کئی ایسے ''عبدالقوی'' بھی ہیں جو چاند سے پہلے ہی چاند دیکھ لیتے ہیں اور کئی تو اپنے چاند ساتھ ساتھ رکھتے ہیں۔زیر بحث کالم کے ساتھ جو مفتی صاحب کی تصویر شائع ہوئی ہے اس میں بھی عینک کے شیشوں کے اندر سے بھی ان کی آنکھیں کھلی نظر آ رہی ہیں) لیکن ان آنکھوں سے دیکھتے نہیں (کہ ہم اپنے ''امام اعظم'' کی عظمت کو کہاں کہاں ''رول'' رہے ہیں۔) اور کیا یہ بات بھی مفتی صاحب کے فہم وادراک میں نہیں آئی کہ اگر 324 ہجری میں وفات پانے والے ابوالحسن اشعری اور 333 ہجری میں وفات پانے والے ابو منصور ماتریدی کے نظریات' عقائد اور اقوال کو ہی اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق عقائد کی بنیاد بنانا ہے تو پھر جو لوگ زمانہ نبوت سے لے کر ابوالحسن اشعری سے پہلے اس دنیا سے گزر چکے صحابہ کرام وتابعین عظام انکے عقیدے کے متعلق یہ بزرجمہر کیا فیصلہ کریں گے اور کیا خود امام ابوحنیفہ کو عقیدے کے اعتبار سے کن لوگوں میں شامل کریں گے۔''سلف صالحین'' کہ جن کی طرف نسبت کر کے ''سلفی'' کہلانے والوں کا نام سن کر ہی مفتی منیب جیسے لوگوں کی سٹی گم ہو جاتی ہے۔یا بقول مفتی صاحب خارجیوں کے ساتھ کہ گروزنی کی کانفرنس کے فیصلہ کے مطابق تو جو اشاعرہ اور ماتریدیہ والا عقیدہ نہیں رکھتا وہ اہل سنت سے خارج ہے۔فیصلہ تیرا تیرے ہاتھ میں ہے۔**الا مر بیدک**

اب چلتے چلتے جی چاہتا ہے کہ مفتی صاحب کو اہلسنت والجماعت کی پہچان بھی کروادی جائے اور انہیں آئینہ کے مقابل لا کر ان کی اپنی ''اوقات'' بھی یاد دلا دی جائے کہ تم مقلدین (خصوصاً برصغیر کے مقلدین کہ جن کے عقیدے میں شرک کی آمیزش اور عمل میں بدعات کا غلبہ

ہے) کو ہی اہل سنت سمجھ بیٹھے ہو۔ آؤ ذرا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے معلوم کرتے ہیں کہ اہل سنت کون ہیں کیونکہ مفتی منیب اور اس کے قبیل کے لوگ حضرت پیر صاحب کے نام پر خوب شکم سیری کرتے ہیں اور ان کے نام سے باقاعدہ نسبت کرتے ہوئے ایک سلسلہ قائم کر کے اپنے آپ کو قادری کہلاتے ہیں۔ شیخ عبدالقادر جیلانی اہل سنت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں ''ہر مومن آدمی کو چاہئے کہ وہ اہل سنت والجماعت کی پیروی کرے۔ سنت وہ راہ ہے جس پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے۔ اور جماعت وہ ہے جس بات پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خلفاء اربعہ کے زمانے میں خلفائے راشدین کے دور میں اتفاق کیا'' (بحوالہ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب ص 221) پیر صاحب کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کے طریقے کو اپناتے ہیں کیا مفتی صاحب اب بتائیں گے یا ایک اور کانفرنس بلا کر اس میں فیصلہ کریں گے کہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کا عقیدہ یا احناف کا عمل سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عقائد و عمل صحابہ کے مطابق نہیں تو اب ان کو کس کھاتے میں ڈالنا ہے۔

یہاں ایک اور بات کی وضاحت بھی کر دوں کہ اہل سنت کے مقابلے میں اہل بدعت کا گروہ ہے اب حضرت شیخ جیلانی صاحب سے ہی پوچھ لیتے ہیں کہ بدعتی کون ہیں؟ تو شیخ فرماتے ہیں ''اہل بدعت کی نشانی اور شناخت یہ ہے کہ وہ اہل حدیث کو برا کہتا ہو۔ پھر کچھ نام ذکر کرتے ہیں جو اہل بدعت نے اہل حدیث کے رکھے ہیں اور فیصلہ سناتے ہیں...... کہ اہل سنت کا صرف ایک ہی نام ہے اور وہ ہے اہل حدیث جو بدعتی لوگوں نے اہل حدیث کے مختلف نام رکھے ہیں وہ صرف اور صرف تعصب، دشمنی اور غصے کی وجہ سے رکھے ہیں ورنہ وہ نام تو ان کے نام کے ساتھ ملتے ہی نہیں (نا عقیدے کے اعتبار سے اور نا ہی عمل کے لحاظ سے) (بحوالہ غنیۃ الطالبین ص 224) پیر صاحب کے اس فرمان کے بعد کیا مفتی منیب صاحب بتائیں گے کہ انہوں نے کالم لکھ کر اہل حدیث کے خلاف اپنے خبث باطن کا جو ثبوت دیا ہے اب انہیں کس لقب اور نام سے ملقب کیا جائے؟

اب آگے چلیے۔ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی گمراہ فرقوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تہتر 73 فرقے ہونگے ان میں سے بہتر 72 جہنم میں جائیں گے اور ایک جماعت نجات پائے گی۔ اور پھر ان فرقوں کی تفصیل ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اصل میں یہ 10 دس گروہ ہیں (۱) اہل سنت (۲) خارجی (۳) شیعہ (۴) معتزلہ (۵) مرجیئہ (۶) مشبہ (۷) جہمیہ (۸) ضراریہ (۹) نجاریہ اور (۱۰) کلابیہ۔ پھر ان کی الگ الگ سے تفصیل ذکر کرتے ہیں کہ اہل سنت ایک فرقہ ہے اور خارجیوں کے پندرہ فرقے ہیں معتزلہ کے چھ اور مرجیئہ کے بارہ فرقے ہیں شیعوں کے بتیس اور جہمیہ، نجاریہ، ضراریہ اور کلابیہ کا ایک ایک فرقہ ہے اس طرح یہ تعداد تہتر بنتی ہے پھر ہر ایک کا الگ سے تعارف کرواتے ہوئے اہل سنت کے متعلق فرماتے ہیں۔

واما الفرقة الناجية فهي اهل السنة والجماعة وقد بينا مذهبهم واعتقادهم على ماقد منا ذكره اور لیکن نجات پانے والا گروہ تو وہ اہل سنت والجماعت ہے جن کا مذہب اور عقیدہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں (کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سلف صالحین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقے کو اپنانے والے ہیں اور ان کا نام صرف اہل حدیث ہے اور یہ کہ ان کو برا کہنے والا بدعتی ہے۔) (بحوالہ غنیۃ الطالبین ص 237)

اس کے بعد جو باقی بہتر (72) گمراہ فرقے ہیں ان کی تفصیل اور تعارف پیش کرتے ہوئے ان میں ایک فرقہ مرجیئہ بتاتے ہیں اور فرماتے ہیں **والمرجئية اثنا عشر فرقة** اور مرجیئہ کے بارہ فرقے ہیں۔ مزید الگ فصل قائم کر کے اس کی تفصیل یوں بیان کرتے ہیں (۱) جہمیہ (۲) صالیہ (۳) شمریہ (۴) یونسیہ (۵) یونبہ (۶) نجریہ (۷) غیلانیہ (۸) شبیبیہ (۹) حنفیہ (۱۰) معاذیہ (۱۱) مریسیہ (۱۲) کرامیہ۔ نیز مرجیئہ کا تعارف کرواتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ انہیں مرجیئہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ یقین کرتے ہیں کہ جس نے ایک مرتبہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لیا اور پھر تمام عمر گناہ کیے وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا اور کہتے ہیں کہ ایمان ایک قول ہے بغیر عمل واحکام شرائع کے اور وہ قول فقط کلمہ توحید کہنا ہے اور یہی ایمان ہے اور آدمیوں کے ایمان میں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی۔ ان کے اور فرشتوں اور پیغمبروں کے ایمان میں کوئی فرق نہیں ہے کہ کم وبیش نہیں ہوتا۔ (غنیۃ الطالبین ص 255 مترجم) مذکورہ بالا عبارت میں حضرت پیر

جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو مرجئیہ کے گمراہ 12 فرقے شمار کیے ہیں ان میں ایک احناف کو بھی شمار کیا ہے اور پھر ان کے متعلق فرماتے ہیں **واما الحنفیة فهو بعض اصحاب ابی حنیفه النعمان بن ثابت** (حوالہ مذکورہ) کہ احناف سے مراد امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کے مقلدین ہیں۔

کیا مفتی منیب صاحب بتانا پسند کریں گے کہ آپ کے محبوب اور چہیتے (اگرچہ صرف شکم سیری کی حد تک) بزرگ شیخ عبدالقادر جیلانی آپ مقلدین احناف (بریلوی وغیرہ) کو مرجئیہ کا ایک گمراہ فرقہ شمار کر رہے ہیں جو کہ اہل سنت والجماعت سے بالکل الگ تھلگ ہے تو حضرت جیلانی کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پیر صاحب کے حوالے سے دو باتوں کی وضاحت کر دی جائے تا کہ سند رہے۔ اور مفتی منیب جیسے لوگوں پر ان کی حقیقت آشکار ہو جائے اور پھر فیصلہ ان پر ہی چھوڑ دیا جائے کہ اب وہ پیر صاحب سے وفاداری کرتے ہیں یا بے وفائی۔ اگرچہ ان لوگوں سے وفا کی امید نہیں کی جا سکتی کیونکہ جو اپنے خالق و مالک اور رازق اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر غیر اللہ کو مشکل کشا' حاجت روا' داتا' غوث اعظم اور دستگیر ماننے لگ جائیں۔ کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** پڑھنے کے بعد پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو چھوڑ کر کسی امتی کے مقلد ہو جائیں اور پھر بوقت ضرورت اپنے امام "اعظم" سے بھی بے وفائی کرتے ہوئے ابوالحسن اشعری اور ابو منصور ماتریدی کی گود کی زینت بن جائیں ان کے نزدیک پیر عبدالقادر جیلانی کی تعلیمات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ لیکن ایک اور موقعہ دینے میں کیا حرج ہے۔؟ شاید......؟؟؟؟؟

(ا) پہلا مسئلہ ہے **ایمان کی تعریف و حقیقت**۔ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ایمان کے متعلق فرماتے ہیں **ونعتقد ان الایمان قول باللسان و معرفة بالجنان و عمل بالارکان کان یزید بالطاعة وینقص بالعصیان و یقوی بالعلم و یضعف بالجهل و بالتوفیق یقع کما قال الله عزوجل فاما الذین امنوا فزادتهم ایمانا وهم یستبشرون وما جاز علیه الزیادة جاز علیه النقصان وقال الله تعالیٰ واذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا** (غنیۃ الطالبین ص 168) اور ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ ایمان نام ہے

زبان سے اقرار کرنے' دل سے معرفت (تصدیق) کرنے اور اعضا کے ساتھ عمل کرنیگا۔ (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) اطاعت سے زیادہ ہوتا ہے اور (ان کی) نافرمانی کرنے سے کم ہو جاتا ہے۔ علم کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے اور جہالت کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ ''تو لیکن وہ لوگ جو ایمان لائے تو اس نے ان کو ایمان میں زیادہ کر دیا اور وہ خوش ہوتے ہیں'' جس چیز میں زیادتی ہوتی ہے اس میں کمی بھی آتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں زیادہ کر دیتی ہیں'' پھر فرماتے ہیں **روی عن ابن عباس و ابی هریرہ و ابی درداء انهم قالوا الایمان یزید و ینقص** ۔کہ حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو دردا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی گئی ہے کہ وہ بھی کہتے تھے کہ ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے۔

قارئین ذی وقار۔ یہاں مجھے صرف پیر عبدالقادر جیلانی کے حوالے سے بات کرنا مقصود ہے اس لیے ان کی کتاب سے صرف ان کی ذکر کردہ دلیل قرآن مجید اور آثار صحابہ کو نقل کیا ہے ورنہ احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی یہی مسئلہ ثابت ہوتا ہے (دیکھیے بخاری ص 11 'نسائی ص 216/2' ترمذی ص 89/2' ابن ماجہ ص 7 وغیرہ)

حضرت جیلانی نے یہ دلائل ذکر کرنے کے بعد فرمایا **وقد انکرت الاشعریة زیادة الایمان و نقصانه** (حوالہ مذکورہ ص 169)

کہ اشاعرہ (مقلدین ابوالحسن اشعری) نے ایمان کی کمی و زیادتی کا انکار کیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں مفتی صاحب کہ قرآن مجید' احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے نظریے اور عقیدے کو چھوڑ کر ابوالحسن اشعری کی طرف اپنے عقائد کو منسوب کرنے والا اہل سنت والجماعت ہے یا پیر عبدالقادر جیلانی کے موقف کے مطابق اہل سنت و الجماعت سے خارج......؟ جواب سوچ سمجھ کر دینا ایک طرف اپنے لکھے ہوئے ''کالم'' کی لاج ہے تو دوسری طرف گیارہویں کی کھیر وغیرہ

(۲) دوسرا مسئلہ۔ استویٰ علی العرش۔ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی (تشریف فرما) ہے یہ قرآن وحدیث اور

امت محمدیہ کا متفقہ عقیدہ ہے مگر مفتی صاحب اور اس قبیل کے لوگ یہ نہیں مانتے تو اس عقیدے کو پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا جاتا ہے۔ پیر صاحب فرماتے ہیں وھو بجھة العلو مستو علی العرش (ص150) کہ اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہے۔ مزید فرماتے ہیں۔ ولا یجوز وصفه بانه فی کل مکان بل یقال انه فی السماء علی العرش کما قال جل ثناؤه الرحمن علی العرش استوی وقوله ثم استوی علی العرش الرحمن وقال تعالیٰ الیه یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه و النبی صلی الله علیه وسلم حکم باسلام الامة لما قال لها این الله فاشارت الی السماء (غنیۃ الطالبین ص153) کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ بیان کرنا کہ وہ ہر جگہ ہے جائز نہیں بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ وہ آسمانوں پر عرش پر ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''رحمٰن عرش پر مستوی ہے'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''پھر وہ عرش پر مستوی ہوا'' اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اس کی طرف چڑھتے ہیں پاکیزہ کلمات اور عمل صالح بھی اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں' اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس لونڈی کے اسلام کا فیصلہ فرمایا تھا جس سے آپ نے سوال کیا تھا کہ ''اللہ تعالیٰ کہاں ہے تو اس نے اشارہ کر دیا آسمان کی طرف'' مزید فرماتے ہیں وینبغی اطلاق صفة الاستواء من غیر تاویل وانه استواء الذات علی العرش لا علی معنی القعود المماسة کما قالت المجسمة والکرامیة ولا علی معنی العلو والرفعه کما قالت الاشعریة ولا علی معنی الاستیلاء والغلبة کما قالت المعتزلة لا ن الشرع لم یرد بذالک (غنیۃ الطالبین ص154) اور لازمی ہے اللہ تعالیٰ کے استویٰ علی العرش کی صفت کو بغیر تاویل کے تسلیم کرنا اس لیے کہ یہ استویٰ علی العرش اللہ تعالیٰ کی ذات کا ہے۔ ہاں یہ معنی نہیں ہوگا وہ بیٹھا ہے یا اس نے چھوا ہے جیسا کہ مجسمہ اور کرامیہ نے کہا اور نہ ہی یہ استویٰ بلندی اور رفعت کے معنی میں ہوگا جیسا کہ اشاعرہ کہتے ہیں اور نہ ہی اس کا معنی غلبے اور استیلاء والا ہے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہیں کیونکہ ان میں سے کوئی معنی بھی شریعت میں بیان نہیں ہوا بلکہ استویٰ کو استویٰ کے معنی پر ہی محمول کیا جائے گا اس کی کوئی کیفیت بیان نہیں ہوگی۔

قارئین! امید ہے کہ اب مفتی منیب صاحب حضرت پیر عبدالقادر جیلانی سے اپنی نسبت اور تعلق کو ملحوظ رکھتے ہوئے ابوالحسن اشعری کی طرف اپنے عقیدے کو منسوب کرنے سے رجوع

کرتے ہوئے خالص اہل سنت والجماعت جو کہ اب روئے زمین پر اہل حدیث کی شکل میں موجود ہیں کی مسلک اور عقیدے کو اختیار کریں گے کیونکہ ان کے عقائد کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید اور امام الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ کے مطابق اور سلف صالحین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عقیدے کے موافق ہے جبکہ مفتی صاحب کے ممدوح اشعری صاحب کے عقیدے کو ایمان کی حقیقت اور استوی علی العرش دونوں مسئلوں میں قرآن وحدیث اور آثار صحابہ کرام کے خلاف ہونے کو حضرت پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اظہر من الشمس کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقائد واعمال میں وحی الٰہی قرآن مجید اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق فرمائے کہ یہی راہ ہدایت اور صراط مستقیم ہے۔ **ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهديتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب .**

پس تحریر: یہاں میں شکوہ کرونگا' حضرت علامہ ابتسام الٰہی ظہیر حفظہ اللہ سے اللہ تعالیٰ ان کو صحت وایمان سے مزین لمبی زندگی عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دین اسلام کی خدمت کریں۔ کہ ان کا کالم بھی انہی صفحات پر شائع ہوتا ہے لیکن انہوں نے بھی اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا اور انہی صفحات پر جواب نہیں دیا جبکہ علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ کی بعد از شہادت بھی مقبولیت اور محبوبیت کا سبب ان کی مسلکی حمیت وغیرت اور مسلک حقہ کے دفاع میں جدوجہد ہی ہے اور جناب امیر حمزہ حفظہ اللہ سے بھی گلہ ہے کہ وہ انہی صفحات پر سکھوں کی حمایت میں تو پورا کالم لکھ مارتے ہیں لیکن اہل حدیث کے دفاع میں مفتی صاحب سے احتجاج تک نہیں کرتے۔ شاید نارووال والی ''پُر خلوص دعوت'' کا زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے اخبار کے مالک اور ایڈیٹر سے کیا گلہ کہ جنہوں نے اہل حدیث کا موقف شائع کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ ان کا تو کاروبار ہے انہیں اپنے اشتہارات اور اخبار کی فروخت سے غرض ہے خواہ بے دینی پھیلے یا بے حیائی۔؟ لیکن میرے بھائیو آپ کی کیا مجبوری تھی؟؟؟؟؟